روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۲۲۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۴۶ | سوموار - ۲۳ - محرم - ۱۴۱۵ھ ' ۴ - وفا ۱۳۷۳ ہش ' ۴ - جولائی ۱۹۹۴ء

بولنے سے پہلے سوچ لو کہ اللہ اس کی اجازت دیتا ہے یا نہیں

ہر ایک بات کہنے سے پہلے سوچ لو کہ اس کا نتیجہ کیا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کی اجازت اس کے کہنے میں کہاں تک ہے۔ جب تک یہ نہ سوچ لو مت بولو' ایسے بولنے سے جو شرارت کا باعث اور فساد کا موجب ہو نہ بولنا بہتر ہے۔ لیکن یہ بھی (صاحب ایمان) کی شان سے بعید ہے کہ امر حق کے اظہار میں رُکے اس وقت کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اور خوف زبان کو نہ روکے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اب آپ غور کریں کہ دنیاوی اور جسمانی رزق کے لئے جس کے بغیر کچھ دن آدمی زندہ بھی رہ سکتا ہے چھ مہینے درکار ہیں۔ حالانکہ وہ زندگی جس کا مدار جسمانی رزق پر ہے ابدی نہیں' بلکہ فنا ہو جانے والی ہے۔ پھر روحانی رزق جو روحانی زندگی کی غذا ہے۔ جس کو کبھی فنا نہیں اور وہ ابد الآباد کے لئے رہنے والی ہے۔ دو چار دن میں کیونکر حاصل ہو سکتا ہے۔' اگرچہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ ایک دم میں جو چاہے کر دے اور ہمارا ایمان ہے کہ اس کے نزدیک کوئی چیز انہونی نہیں۔ (دین حق) نے ایسا خدا پیش ہی نہیں کیا جو مثلاً آریوں کے پیش کردہ پرمیشر کی طرح نہ کسی روح (جیو) کو پیدا کر سکے' نہ مادہ کو اور نہ اپنے طلبگاروں کو اور صادقوں کو سچی شانتی اور ابدی مکتی دے سکے۔ نہیں بلکہ (دین حق) نے وہ خدا پیش کیا ہے۔ جو اپنی قدرتوں اور طاقتوں میں بے نظیر اور لاشریک خدا ہے۔ مگر ہاں اس کا قانون یہی ہے کہ ہر ایک کام ایک ترتیب اور تدریج سے ہوتا ہے۔ اس لئے صبر اور حسنِ ظن سے اگر کام نہ لیا جائے' تو کامیابی مشکل ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۴۵۸ تا ۴۵۹)

قرارداد تعزیت

○ مجلس عاملہ جماعت احمدیہ راولپنڈی کے جملہ اراکین اپنے نہایت ہی مخلص بھائی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دیرینہ خادم مکرم و محترم ملک محمد شریف صاحب سابق سیکرٹری اصلاح و ارشاد کی وفات پر دلی صدمہ اور دکھ کا اظہار کرتے ہیں۔ مکرم ملک صاحب موصوف علم دوست' عالم دین اور پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ آپ نہایت مخلص اور سلسلہ احمدیہ کے فدائی تھے۔ امامت کے ساتھ دلی وابستگی اور محبت و عقیدت رکھتے تھے۔ احمدی نوجوانوں کو علم دین سے آراستہ کرنا آپ کی دلی تمنا تھی۔ جس کا اکثر اظہار فرمایا کرتے تھے۔ گوناں گوں خوبیوں کے مالک اپنے اس بھائی کی جدائی کو مجلس عاملہ دلی رنج و غم کے ساتھ محسوس کرتی ہے اور دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے محترم ملک صاحب کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے درجات ہمیشہ بلند فرماتا رہے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور محترم موصوف کی خوبیوں کو ہمیشہ زندہ رکھنے کی توفیق بخشے۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی)

درخواست دعا

○ مکرم ناصر احمد خالد صاحب لاہور بوجہ یرقان علیل ہیں اگرچہ بیماری میں افاقہ ہے مگر کمزوری بہت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں جلد شفا کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

جب تک دعا سے مدد نہیں مانگیں گے آپ کے تعلقات سدھر نہیں سکتے اور آپ خطرات کے مقام سے باہر نہیں آسکتے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اللہ تعالیٰ کو اپنا محبوب۔ معبود اور مطاع بناؤ

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

عظیم الشان اصولوں میں سے یہ اصل بتائی گئی ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو اپنا معبود۔ محبوب اور مطاع نہ بناؤ۔ اللہ وہ ذات کامل ہے جو ہر نقص سے منزہ ہے اور خوبی سے موصوف ہے اللہ تعالیٰ کو اپنا معبود۔ محبوب۔ مطاع بنانا اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کیا آنکھ سے بد نظری کرتا ہے یا نہیں؟ کان سے حرص و ہوائی باتیں سنتا ہے یا نہیں۔ ناک کے خیال سے تکبر اور فضول خرچیاں کرتا ہے یا نہیں؟ پھر زبان ہاتھ۔ پاؤں۔ غرض کل اعضاء فرمانبرداری میں لگے ہوئے ہیں یا نہیں؟ مختصر یہ کہ کوئی خوف اور امید اگر مخلوق سے ہے تو سمجھ لو کہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) کے معنوں سے بے خبری ہے یا بے پروائی ہے۔

(اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں) کو ماننے والا کسی کے آگے ہاتھ باندھ کر کھڑا نہیں ہو سکتا اور نہ رکوع سجود کر سکتا ہے۔ ایسا ہی مخلوق کے لئے نہ قربانی دے سکتا ہے اور اپنے مال کا ایک مقرر حصہ مخلوق میں سے کسی کے لئے الگ کر سکتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے الگ کرنے کا حکم ہے۔ بلکہ ساری باتوں میں وہ اپنا معبود مسجود اللہ ہی کو مانتا ہے اور اپنی امید و بیم کو اس سے وابستہ کرتا ہے۔ ہر ایک کام اس کی رضا کے لئے کرتا ہے یہاں تک کہ کھانا اس لئے کھاتا ہے کہ (کھانے) کا حکم ہے۔ اور پیتا

باقی صفحہ ۷ پر

ہمارا خدا بڑا رحیم و کریم ہے کہ رونے والوں پر اس کا غصہ تھم جاتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۴- وفا ۱۳۷۳ ھش ۴- جولائی ۱۹۹۴ء

قربانی کی قبولیت

یہ بات کہ ہم خدا تعالیٰ سے پیار کرتے ہیں یا نہیں۔ یہ تو بالکل سیدھی سادی سی بات ہے۔ اگر ہم اس کے احکام کی پیروی کرتے ہیں۔ اگر ہم اس کی منشاء اور رضا کے مطابق زندگی گذارتے ہیں تو یقیناً ہمارے دل میں اس کا پیار ہے۔

لیکن یہ بات کہ خدا تعالیٰ بھی ہم سے پیار کرتا ہے اس کا معلوم کرنا اپنے لئے یا کسی کے لئے۔ کسی قدر مشکل ہے۔ جس طرح ہمارے اپنے پیار کی کچھ علامات ہیں اسی طرح اس کے پیار کی بھی کچھ علامات ہیں۔ لیکن اس کے پیار کو دیکھنے والی نظر کی ضرورت ہے۔ اسی لئے تو جن لوگوں سے خدا پیار کرتا ہے اول اول زمانہ ان کی مخالفت کے درپے ہوتا ہے ہر بات کو تمسخر میں اڑا دیا جاتا ہے ہر بات کو شک کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔ پھر بھی بعض علامتیں ایسی ہیں کہ انسان از خود یہ معلوم کر سکتا ہے کہ خدا اس سے پیار کرتا ہے یا نہیں۔ ان میں سے ایک علامت تو یہ ہے کہ اگر انسان خدا کے لئے کوئی قربانی کرتا ہے تو اس میں قربانی کے بعد مزید قربانی کی خواہش کا پیدا ہونا اس بات کی علامت ہے کہ پہلی قربانی قبول ہو گئی۔ اور قبول اس کی ہوتی ہے جس سے خدا پیار کرے۔ گویا بالفاظ دیگر کہا جا سکتا ہے کہ قربانی کے بعد ایک اور قربانی کے سلسلہ میں انقباض پیدا ہونے کی بجائے دل میں راحت پیدا ہو اور بشاشت کے ساتھ دوسری قربانی بھی کر دی جائے۔ حتیٰ کی انسان قربانیاں کرتا ہی چلا جائے۔ اس کے دل میں بشاشت کا پیدا ہونا اور اس کا بار بار قربانی کرتے چلے جانا اس بات کی مثبت علامت ہے کہ خدا تعالیٰ اس سے پیار کرتا ہے اور اس کی ہر قربانی کو قبول کرتا چلا جا رہا ہے۔

البتہ قربانیوں کی قبولیت کے تسلسل کو جاری رکھنے کے لئے یہ لازمی شرط ہے کہ قربانی کے بعد انسان کے دل میں تکبر اور غرور نہ پیدا ہو۔ وہ ان لوگوں سے اپنا مقابلہ نہ کرے جو قربانی نہیں کرتے اور اپنے آپ کو دوسروں سے بالاتر نہ سمجھنے لگے۔ تکبر تو ایسی بات ہے کہ ہر نیکی کو خاک میں ملا دیتا ہے اور قربانی کو تو بالکل ہی ملیا میٹ کر دیتا ہے۔ قربانی کے بعد دوسری قربانی کرے تو اپنے دل میں بشاشت تو محسوس کرے لیکن تکبر کے کسی شائبہ تک کو پاس نہ پھٹکنے دے۔ تکبر کی بات بیچ میں اس لئے آگئی ہے کہ انسان کمزور ہے اور قربانی طاقت کی علامت۔ وہ اپنے میں اس طاقت کی علامت کو دیکھ کر اگر مغرور ہو جائے اور تکبر اس کو گھیرے میں لے لے تو یقیناً اس کی قربانی قبولیت کے درجے سے بہت دور ہو جائے گی۔

پس قربانی کیجئے۔ بشاشت سے قربانی کیجئے۔ اور انکسار کے جذبہ کے ساتھ قربانی کیجئے۔ اس سلسلہ میں کسی کو حقیر نہ جانئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قربانی کو قبول فرمائے اور یہ قبولیت مزید قربانیوں کی توفیق دے اور اس بات کا بھی ثبوت ہو گا کہ اللہ تعالیٰ آپ سے پیار کرتا ہے۔ جتنی آپ کو اس سے پیار کی توفیق ملتی ہے اس سے بہت زیادہ آپ کو پیار لوٹایا جائے گا۔

میرے آنگن کے درختوں نے سماں باندھ دیا
ایسے لہرائے کہ لہرانے لگا ہے دل بھی
اک ذرا سی بھی ہوا کرتی ہے شاداں انکو
وجد میں، شوق سے، اب آنے لگا ہے دل بھی

ابو الاقبال

دل کی بات نظر سے کہنا، خوب آتا ہے تمہیں
پیار کی میٹھی چوٹیں سہنا، خوب آتا ہے تمہیں

لوگ ہوں جیسے کیسے بھی تم خوش خوش ملتے ہو
دریا کے ہر رُخ پر بہنا، خوب آتا ہے تمہیں

گھر سے دُوری پر لوگوں کے دل گھبراتے ہیں
غیروں کے ہر دیس میں رہنا، خوب آتا ہے تمہیں

ہر اک کام کے کرنے کا پیرایہ اچھا ہے
ہر اک بات کو بہتر کہنا، خوب آتا ہے تمہیں

شیش محل میں رہ کر بھی کچھ روتے رہتے ہیں
کچے گھر میں ہنستے رہنا، خوب آتا ہے تمہیں

یوں تو میری آنکھوں میں تم سادہ مرادہ ہو
علم کو کہنا، اپنا گہنا، خوب آتا ہے تمہیں

سلطانوں کی باتوں پر ہکلاتے رہتے ہو
درویشوں کا قصہ کہنا، خوب آتا ہے تمہیں

خواب کے رسیا اور، نسیمؔ کہاں تک جاؤ گے
کھلتی آنکھ سے سوتے رہنا، خوب آتا ہے تمہیں

تم سے جو بھی طاقتور ہو، کر لیتے ہو زیر
جو کمزور ہیں ان سے ڈھینا، خوب آتا ہے تمہیں

نسیم سیفی

نجات حقیقی کا سرچشمہ محبت ذاتی خدائے عزوجل کی ہے جو عجزو نیاز اور دائمی (گناہوں کی بخشش مانگنے) کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ اور جب انسان کمال درجے تک اپنی محبت کو پہنچاتا ہے اور محبت کی آگ سے اپنے جذبات نفسیات کو جلا دیتا ہے تب یکدفعہ ایک شعلہ کی طرح خدا تعالیٰ کی محبت جو خدا تعالیٰ اس سے کرتا ہے اس کے دل پر گرتی ہے۔ اور اس کو سفلی زندگی کے گندوں سے باہر لے آتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے لائل پور سے واپسی پر اس سفر کے تاثرات ان الفاظ میں بیان فرمائے:-

"مجھے اپنی (امامت) کے ایام میں پہلی مرتبہ اس قسم کا سفر درپیش ہوا۔ جیساکہ گذشتہ ہفتہ میں لائلپور کا پیش آیا تھا اور میں اس سفر سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ جہاں ایک طرف مخالفت زوروں پر ہے...... وہاں لوگ ہماری باتیں سننے پر آمادہ بھی ہیں اور وہ خواہش رکھتے ہیں کہ کوئی انہیں سلسلہ کے حالات سے واقف کرے۔

میرے لائل پور جانے کے موقعہ پر ہر رنگ میں مخالفین کے رؤساء نے کوششیں کیں کہ کسی طرح لوگ اس طرف توجہ نہ کریں۔ مگر باوجود اس کے کہ وہاں کی مقامی جماعت نہایت قلیل ہے اور شاید چالیس مردوں سے زیادہ نہیں کیونکہ ساری مردم شماری عورتوں اور بچوں سمیت جو مجھے بتائی گئی وہ دو سو کے قریب ہے۔ پس مرد تیس پینتیس یا زیادہ سے زیادہ پچاس ہوں گے اور چالیس ہزار کی آبادی والے شہر میں یہ تعداد بہت ہی قلیل ہے پھر سوائے دو تین کے لوگ غریب طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں مگر باوجود ان تمام حالات کے لوگوں نے اس مخالفت کی پروا نہیں کی جو مخالفین کی طرف سے کی گئی تھی۔ عام طور پر جلسوں کی حاضری تین ہزار سے چھ ہزار تک سمجھی جاتی تھی۔ اور مجھے قادیان سے باہر کسی جگہ اس بات کے دیکھنے کا موقعہ نہیں ملا کہ کھلے میدان میں اس طرح وسعت سے آدمی پھیلے ہوئے ہوں جیساکہ قادیان میں سالانہ جلسہ کے موقعہ پر پھیلے ہوتے ہیں۔ گیلریوں کو چھوڑ کر جو زائد ہوتی ہیں۔ یہاں جس قدر جلسہ گاہ کا حصہ ہوتا ہے اس کے قریب قریب ہی لائلپور کی جلسہ گاہ تھی۔ اور پھر تمام آدمیوں سے بھری ہوئی تھی۔ مگر سوال یہ نہیں کہ آدمیوں سے جلسہ گاہ بھری ہوئی تھی بلکہ قابل غور امر یہ ہے کہ سخت مخالفت کے باوجود یہاں تک کہ مخالف علماء کی طرف سے یہ فتوے دیئے جانے کے باوجود کہ احمدیوں سے ملنے پر نکاح ٹوٹ جائے گا ہر طبقہ کے لوگ آئے معززین میں سے بھی اور عوام الناس میں سے بھی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مخالف جو کوششیں ہمارے خلاف کر رہے ہیں اگر ایک طرف سے ان سے ہمارے لئے بعض مشکلات پیدا ہو رہی ہیں تو دوسری طرف ان کی مخالفت ہمارے راستے میں روک نہیں ہو رہی بلکہ لوگوں کی توجہ پھرانے کا باعث بن رہی ہے۔

مجھے ایک شخص نے لائل پور میں بیعت کرتے وقت عجیب واقعہ سنایا۔ وہاں قریباً ایک سو چالیس افراد نے بیعت کی ہے اور جو بیعت کرتا۔ میں اس سے متفرق حالات بھی دریافت کرتا۔ تا مجھے معلوم ہو کہ یہ کس ضلع کا ہے اور اب آئندہ ہماری (دینی) سرگرمیاں کس ضلع میں زیادہ نمایاں تغیر پیدا کر سکیں گی اور کس جگہ کی جماعتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کریں گی ضمنی طور پر میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ضلع وار بیعت کے لحاظ سے ضلع شیخوپورہ کے بیعت کرنے والوں کی تعداد سب سے زیادہ تھی اس کے بعد لائل پور اور سرگودھا وغیرہ اضلاع کے لوگوں نے بیعت کی۔ ایک شخص نے جو سرگودھا کے ضلع کے تھے اور لائل پور میں کسی ای۔اے۔سی کے لڑکوں کو پڑھاتے تھے۔ جب انہوں نے بیعت کی تو میں نے پوچھا۔ آپ کہاں کے رہنے والے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ میں ضلع سرگودھا کا ہوں پھر میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کو سلسلہ احمدیہ کی طرف کس طرح توجہ ہوئی؟ انہوں نے کہا کہ میں لائل پور میں نوکر تھا یا کہا کہ میں نوکر ہوں۔ اسی دوران میں مجھے ایک اشتہار ملا۔ جو یہاں کی مسجد کے امام کی طرف سے شائع ہوا تھا۔ اس میں جماعت احمدیہ کے خلاف بہت سی باتیں لکھی تھیں وہ کہنے لگے مجھے اشتہار پڑھ کر سخت غصہ آیا کہ ایک طرف تو یہ احمدی اپنی نیکی اور (دینی) ہمدردی کا دعویٰ کرتے ہیں اور دوسری طرف اسلام کی اتنی ہتک کرتے ہیں کہ امامت اور نبوت کے مدعی بنتے ہیں۔ کہتے ہیں اسی غصہ کے جوش میں ایک احمدی کے ہاں گیا۔ اور اس سے کہا کہ آپ لوگ اندر سے اور ہیں اور باہر سے اور۔ منہ سے تو (دینی) ہمدردی کے دعوے کرتے ہیں اور حالت یہ ہے کہ آپ کے مرزا صاحب مستقل نبوت کے مدعی ہیں۔ انہوں نے بڑی نرمی سے کہا کہ ذرا بیٹھ جایئے اور پھر ایک ایک اعتراض لے کر انہوں نے مجھے حوالے کتابوں سے دکھانے شروع کئے جو بھی وہ حوالہ نکالیں۔ اصل عبارت میں کچھ اور ہوتا اور اشتہار میں کچھ اور۔ اس طرح دو دن وہ مجھے سمجھاتے رہے۔ جب میں اچھی طرح سمجھ گیا۔ تو پھر مجھے اس مولوی صاحب پر غصہ آیا۔ جس نے اشتہار شائع کیا تھا۔ میں اس کے پاس گیا۔ اور اس سے کہا۔ کہ آپ لوگ ہمارے عجیب راہنما ہیں۔ اشتہار میں لکھتے ہیں کہ مرزا صاحب فلاں فلاں عقیدہ رکھتے تھے۔ حالانکہ اصل کتابیں میں نے دیکھی ہیں وہاں کچھ اور ہی لکھا ہے۔ مولوی صاحب میری بات سنتے ہی ناراض ہو گئے اور کہنے لگے تم کسی احمدی کے پاس گئے ہی کیوں تھے۔ میں نے کہا۔ تم یہ بتاؤ تم نے جھوٹ کیوں بولا۔ آخر وہ مولوی صاحب مجھ سے سخت ناراض ہو گئے اور میں سمجھا کہ اب مجھے تحقیق کرنی چاہئے پندرہ بیس دن تحقیق کی۔ تو حق مجھ پر کھل گیا۔ اور میں بیعت کے لئے تیار ہو گیا۔

دیکھو یہ مخالفت ہی تھی جو انہیں ادھر لانے کا ذریعہ بنی۔ کیونکہ ان کے احمدی بنانے کا ذریعہ ہم نہیں تھے۔ بلکہ غیر احمدی امام مسجد صاحب ذریعہ بنے تو کئی دفعہ مخالفتیں فائدہ بخش ہو جاتی ہیں۔ میں نے اس سفر سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ باوجود مخالفت کے خدا تعالیٰ کا یہ فضل بھی ہو رہا ہے۔ کہ اس مخالفت کی وجہ سے لوگوں کی توجہ احمدیت کی طرف پھر رہی ہے۔ یہ تو میں نہیں کہہ سکتا کہ اتنی بیعت ایک دن کے لیکچر کا نتیجہ تھی۔ بلکہ ان لوگوں کو پہلے سے (دعوت الی اللہ) ہو چکی تھی۔ لیکن وہ تین ہزار سے چھ ہزار لوگ جو جلسوں میں شامل ہوتے رہے ان کے دلوں میں بھی ایک بیج بویا گیا ہے جو آج نہیں تو کل اور اس مہینہ میں نہیں تو اگلے مہینہ میں پھوٹے گا۔ جب باوجود نکاح ٹوٹ جانے کی دھمکی دیئے جانے کے وہ شوق سے ہمارے جلسوں میں آئے تو اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ان کے دلوں میں ہدایت کی تڑپ ہے جو کسی دن اپنا رنگ لائے گی۔ سب سے زیادہ ڈر لوگوں کو نکاح ٹوٹنے کا ہوتا ہے اور یہی مولویوں کا آخری ہتھیار ہے جس سے وہ کام لیا کرتے ہیں۔

...... غرض نکاحوں کا سوال ایک اہم سوال ہوتا ہے اور لوگوں کے لئے اس قسم کے فتویٰ کے بعد جلسوں میں شامل ہونا مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ عام طور پر عورتیں کمزور ہوتی ہیں اور وہ خیال کر لیتی ہیں کہ اگر ہمارے مرد فتویٰ کی زد میں آ گئے تو اس کے بعد ہمارا اپنے گھر میں رہنا بدکاری سمجھا جائے گا۔ مگر اس قسم کے فتووں کے باوجود کثرت سے لوگ آئے جو علامت ہے اس بات کی کہ جو فتنہ اور شورش ہمارے خلاف پیدا کی جا رہی ہے وہ گو بعض لحاظ سے ہمارے لئے مضر ہو مگر (دعوت الی اللہ کا) دروازہ خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے بند نہیں ہونے دیا۔

میں نے یہ بھی دیکھا کہ اس موقعہ پر ہماری جماعت کو مختلف جماعتوں کی طرف سے مدد ملی جہاں غیر از جماعت شرفاء نے تعاون کیا وہاں بعض ذمہ دار افسران کا رویہ بھی بہت ہمدردانہ رہا سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس جو ہندوستانی مسلمان ہیں۔ ان کا رویہ نہایت ہی قابل تعریف تھا۔ وہ ٹی پارٹی کے موقعہ پر مجھے بھی ملے۔ ان کا طریق عمل ایسا اعلیٰ تھا جس میں قطعاً تعصب کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا تھا۔ مگر شائد افسروں کے متعلق کوئی کہے کہ دیانتدار افسر انصاف کے لئے کوشش کیا ہی کرتے ہیں۔ اس لئے میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ دوسرے لوگوں میں بھی ہمدردی اور تعاون کا پہلو نمایاں طور پر پایا جاتا تھا۔ بعض میونسپل کمیٹی کے افسروں نے کوشش کر کے ہمارے لئے مفت چیزیں مہیا کیں چنانچہ میز اور کرسیوں کے گڈے بھروا کر مفت ہمارے جلسہ گاہ میں بھیج دیئے۔ اسی طرح ایک سکھ صاحب کے سائبان تھے۔ انہوں نے نصف کرایہ لیا۔ حالانکہ ان کو یہ دھمکی دی گئی تھی کہ ہم سائبانوں کو جلا دیں گے۔ وہ سامان ۱۵۔۱۶ ہزار کی مالیت کا تھا۔ اور ایک تاجر کے لئے اس سے زیادہ خطرہ کی بات اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ سامان کو تلف کر دینے کی اسے دھمکی دی جائے مگر باوجود اس کے انہوں نے نصف کرایہ وصول کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شریف طبقہ ہمارے متعلق اپنے دلوں میں ہمدردی کے جذبات موجزن پاتا ہے اور وہ محسوس کرتا ہے (-) مخالفت ذاتی اغراض کی بناء پر ہے حقیقتاً یہ سلسلہ ملک و ملت کا خادم ہے۔ لیکن جہاں اس نتیجہ کے نکلنے سے ہمیں خوشی ہوتی ہے۔ وہاں ایک بہت بڑی ذمہ داری بھی ہم پر عائد ہوتی ہے۔"

قبولیت دعا کیلئے بے صبری نہیں کرنی چاہئے

دعا اور اس کی قبولیت کے زمانہ کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلاء پر ابتلاء آتے ہیں اور ایسے ایسے ابتلا بھی آ جاتے ہیں جو کمر توڑ دیتے ہیں مگر مستقل مزاج سعید الفطرت ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے اور فراست کی نظر سے دیکھتا ہے کہ اس کے بعد نصرت آتی ہے۔ ان ابتلاؤں کے آنے میں ایک سرّ یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے کیونکہ جس جس قدر اضطرار اور اضطراب بڑھتا جائے گا اسی قدر روح میں گدازش ہوتی جائے گی اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہے۔ پس کبھی گھبرانا نہیں چاہئے اور بے صبری اور بے قراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہئے یہ کبھی بھی خیال نہیں کرنا چاہئے کہ میری دعا قبول نہ ہو گی یا نہیں ہوتی۔ ایسا وہم اللہ تعالیٰ کی اس صفت سے انکار ہو جاتا ہے کہ وہ دعائیں قبول فرمانے والا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

دعا کے ذریعے اپنے معاشرتی تعلقات اور اہلی تعلقات کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

شیخ مبارک احمد (امریکہ) — ہفت روزہ لاہور

"اللہ کی دنیا" کے مصنف سے ملاقات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(ایک خوشگوار یاد)

مدیر محترم! ۱۴ مئی ۱۹۹۴ء کا "لاہور" اپنے دامن میں "اللہ کی دنیا" نامی مشہور و مقبول کتاب پر محترمہ عاتکہ صدیقہ کا دل نشیں تعارفی تبصرہ لئے ہوئے ملا تو آج سے ۱۴ سال قبل کی ایک خوشگوار یاد قلب و ذہن پر مستولی ہو گئی۔ "ڈیوڈ ڈگلس ڈنکن" کی یہ کتاب ساڑھے نو ضرب ساڑھے تیرہ انچ سائز پر پہلی دفعہ ۱۹۸۲ء میں دبیز آرٹ پیپر پر شائع ہوئی تھی اس کا دوسرا ایڈیشن اسی سائز اور اسی جاذب نگاہ تزئین و ہیئت کے ساتھ منظر عام پر آیا ہے جو ۲۸۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

جناب ڈنکن اپنے فرائض منصبی کی سر انجام دہی کے سلسلہ میں عالم اسلام کے اکثر ممالک میں مقیم رہے ہیں۔ ان کا ان ممالک کے باشندوں کی معاشرت 'مذہب'۔ رسوم و رواج اور تہواروں سے متعلق مشاہدہ مبنی بر حقیقت ہے اس پر مستزاد ان کی فنی مہارت اور طبّاعیت۔ انہوں نے اپنے کیمرے سے شاعر کے قلم کا کام لیتے ہوئے اپنی ہر تصویر میں کیف و رومان بھر دیئے ہیں۔ "اللہ کی دنیا" میں دراصل اسلامی تہذیب و معاشرت کو تصویری زبان میں پیش کیا گیا ہے۔ اسلامی تہواروں۔ اسلامی عمارات مساجد اور خانقاہوں کی تصویریں۔ اسی طرح اسلامی رسوم و عبادات اور اہل اسلام کی دینی و تبلیغی سرگرمیوں اور جدوجہد کی تصویریں۔

ڈنکن صاحب فوجی ملازمت سے فارغ ہوئے تو مشہور عالم "لائف میگزین" کے فوٹو گرافر مقرر ہو گئے۔ ۱۹۵۳ء میں لائف میگزین کے ادارے نے "مذاہب عالم" کے بارے میں دیدہ زیب طباعت کے ساتھ ایک ضخیم و مصور خصوصی نمبر" کی اشاعت کا فیصلہ کیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ میگزین زندگی کے مختلف شعبوں کو تحریری زبان میں پیش کرنے کا خاص سلیقہ رکھتا ہے۔ اس کی ماہانہ اشاعت ۱۸ لاکھ ۴۴ ہزار سے زائد ہے اور امریکہ ہی نہیں دیگر ترقی یافتہ و ترقی پذیر ممالک میں بھی اہل فکر و نظر کے حلقوں میں بڑی وقعت سے دیکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ متذکرہ خصوصی نمبر کی تزئین و تدوین کے سلسلہ میں ڈنکن صاحب کو یہ فریضہ سونپا گیا کہ وہ اسلام کے بارے میں ایسا وقیع مواد مہیا کریں۔ جس سے اسلام کی تعلیمات اور اسلامی تہذیب و معاشرت صحیح معنوں میں اجاگر ہو سکے۔ اپنے اس فریضے کی انجام دہی کے سلسلہ میں انہوں نے مشرقی افریقہ کا دورہ کیا کیونکہ ان دنوں یہ بات زبان زد عام تھی کہ افریقہ میں اسلام ترقی کر رہا ہے اگر ایک شخص عیسائی ہوتا ہے تو دس اسلام قبول کرتے ہیں۔ ڈنکن (شاید اسی راز کی کرید کے لئے) سب سے پہلے نیروبی پہنچے اور مختلف حکومتی اداروں کے سربراہوں شعبہ تعلیم کے ناظموں ثقافتی رہنماؤں اور بعض ممتاز افراد سے ملاقاتوں کے بعد نیروبی کی ہارڈنگ سٹریٹ میں پہنچ گئے جہاں "انفارمیشن بیورو" کا دفتر تھا۔ ہارڈنگ سٹریٹ نیروبی کا وہ اہم ترین علاقہ ہے جو ہائی کورٹ اور بلند و بالا سرکاری اور حکومتی عمارتوں سے گھرا ہوا ہے۔ اس علاقے میں گھومتے پھرتے انہیں "انفارمیشن بیورو" کا بورڈ نظر پڑا۔ ڈنکن بیورو کی انچارج خاتون سے ملے انہیں اپنے نیروبی میں وارد ہونے کا مقصد بتایا اور متذکرہ خاتون (انچارج) نے موصوف کی "رشید وحمید" "نامی مسلم برادران" کی دکان کی طرف رہنمائی کی جو اس شہر میں قالینوں کا کاروبار کرتے ہیں۔ ڈنکن اس دکان پر پہنچے اور دونوں بھائیوں کو اپنے آنے کا مقصد واضح کرتے ہوئے بتایا کہ

"انہیں "لائف میگزین" کے خصوصی مصور مذاہب عالم نمبر کے لئے اسلام اسلامی تعلیمات اسلامی رسوم و رواج اور دیگر دینی و تبلیغی مساعی کے بارے میں تصویری مواد فراہم کرنے کا فریضہ سپرد ہوا ہے۔"

ان دونوں بھائیوں نے اپنے گردو پیش کا بغور جائزہ لینے اور اسلامی تنظیموں کی کارکردگی پر نظر دوڑانے کے بعد بالآخر انہیں خاکسار سے ملانے کا فیصلہ کیا (جو اس وقت نیروبی کے مشن کا انچارج تھا) فون پر رابطہ کر کے مجھ سے ڈنکن صاحب کی آمد کا پس منظر بیان کرتے ہوئے جب ان کی طرف سے خواہش ملاقات کا ذکر ہوا تو خاکسار نے بصد خندہ پیشانی ڈنکن صاحب اور ان دونوں بھائیوں کو چائے پر ملاقات کی دعوت دے دی کوئی آدھ پونے گھنٹے ہی میں تینوں حضرات مشن ہاؤس میں پہنچ گئے جن کا بصد عزت و احترام خیر مقدم کیا گیا۔ قد آور ڈنکن اس وقت بھی اپنے جسم پر اپنے کئی چھوٹے بڑے کیمرے لٹکائے ہوئے تھے۔ چند ابتدائی باتوں۔ مطبوعہ لٹریچر سے آگہی اور دینی جدو جہد سے متعلق معلومات کے بعد ڈنکن تصویر کشی میں مصروف ہو گئے۔

قرآن کریم کے ساتھ ایک بڑے سائز کی میری تصویر بھی کھینچی اور اس کے بعد اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ دو اڑھائی گھنٹے خصوصی انٹرویو کے لئے چاہتے ہیں چنانچہ اگلے دن کی دوپہر سے قبل کا وقت انٹرویو کے لئے طے ہوا انٹرویو کے بعد کھانا ہوا جس میں تینوں معزز مہمانوں نے شرکت کی۔

حسن اتفاق کہ انہی ایام میں قرآن کریم کا "سواحیلی زبان" میں ترجمہ شائع ہوا ہی تھا اور اخبارات میں اس کا بڑا چرچا تھا۔ نیروبی کے مشہور و معروف انگریزی اخبار "ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ" نے اس ترجمہ کے بارے میں ایک بھرپور خبر شائع کی تھی بلکہ خبر کے ساتھ خاکسار کی تصویر بھی تھی۔ ڈنکن صاحب نے یہ خبر۔ تصویر۔ دیگر جرائد کی خبریں اور مختلف النوع سواحیلی لٹریچر دیکھنے کے بعد متعدد سوالات مشن کے قیام کی غرض و غایت مطمح نظر اور طریق کار کے بارے میں کئے اسی طرح کئی استفسارات اسلام کی عمومی تعلیم عبادات طرز عبادات اور افریقہ میں اس کے اثر و تاثر کے بارے میں دریافت فرمائے۔ اپنے سلسلہ استفسارات کے ساتھ ساتھ وہ اپنا مختلف زاویوں سے تصویر کشی کا عمل بھی جاری رکھے رہے یہاں تک کہ یہ انٹرویو اختتام کو پہنچا۔ اور ڈنکن صاحب نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ یہاں سے یوگنڈا جانا چاہتے ہیں کیا ہی اچھا ہو اگر وہاں کے مشنری انچارج سے بھی وقت ملاقات تعین ہو جائے۔ جس کا انتظام کر دیا گیا اس کے بعد انہوں نے یوگنڈا کے بعد نائیجیریا جانے کے عزم کا بھی اظہار کیا۔

یوگنڈا میں ان دنوں مشنری انچارج حکیم محمد ابراہیم صاحب تھے اور نائیجیریا کے مشنری انچارج مولانا نسیم سیفی۔ ڈنکن صاحب نے یہ تجویز پیش کی کہ میں ان دونوں صاحبوں کے نام نہ صرف انہیں "تعارفی مکتوب" لکھ دوں بلکہ ساتھ ہی دو نسخے مطبوعہ قرآن کریم (سواحیلی زبان میں ترجمہ کے ساتھ) بھی دونوں بزرگوں کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے عطا ہوں مہمان عزیز کی یہ خواہش بھی پوری کر دی گئی یوگنڈا میں ان دنوں کمپالا (دارالحکومت) کے ایک نواحی گاؤں میں دعوت الی اللہ کی مہم جاری تھی چنانچہ انہوں نے حکیم محمد ابراہیم صاحب کو تو اپنے مفوضہ دینی فرائض کی تکمیل میں سرگرم پایا۔ ان کی مساعی کی تصاویر لیں اور پھر یوگنڈا سے نائیجیریا پہنچ گئے جہاں سے متعلق اپنی چشم دید سرگرمیوں کا سیر حاصل تذکرہ انہوں نے اپنی تصنیف لطیف "اللہ کی دنیا" میں تصویری زبان میں خوب ہی کیا ہے۔

دراصل اس کتاب سے پہلے "لائف میگزین" نے اسلام سے متعلق ایک خصوصی نمبر شائع کیا تھا۔ اس میں یہ تمام تصاویر و تفاصیل شائع کی گئی تھیں۔ بلاشبہ ڈنکن صاحب کی یہ دیدہ زیب و جاذب نگاہ تصنیف منفرد بھی ہے اور یگانہ بھی جس میں پہلی بار بڑے کھلے دل سے نہ صرف (دین حق) اور اس کی تعلیمات کا ذکر خیر ہے۔ بلکہ تصویری

باقی صفحہ ۶ پر

ابوالحسن

قابل غور

(ا) انسان انتہائی حساس اور ذکی الحس واقع ہوا ہے۔

اس کی فطرت میں لطافت اور نظافت گندھی ہوئی ہے۔ وہ ہر اس کیفیت یا حالت سے بے رغبتی کا اظہار کرتا ہے جو اس کی حس لطیف پر گراں گزرتی ہے۔ ایسا ردعمل یقیناً اس کے صحیح الفطرت ہونے کی روشن دلیل ہے مثال کے طور پر ہر روزمرہ کی چھوٹی چھوٹی باتوں کو لیجئے۔

(ا) انسان کے دانتوں کے درمیان اگر کوئی ذرہ پھنس یا اٹک جاتا ہے۔ تو وہ اس وقت تک چین یا سکون نہیں پاتا جب تک کہ اسے نکال باہر نہیں کرتا۔

(ب) اسی طرح کھانے کے بعد اسے حقیقی اطمینان یا سکون نصیب نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنے ہاتھوں کو Tissue paper تولیہ یا ان سب سے بڑھ کر صابن سے صاف نہیں کر پاتا۔

(ج) آنکھ میں پڑا ہوا ذرہ یا کنکر نہ صرف انتہائی الجھن کا باعث بنتا ہے بلکہ بسا اوقات کسی تکلیف دہ بیماری کی شکل بھی اختیار کر لیتا ہے۔

(د) اسی طرح انسان کے کسی بھی نازک حصہ میں چبھی ہوئی پھانس ایک عجیب ناقابل بیان اور ناقابل برداشت پریشانی کا باعث بنتی ہے۔

(ر) پھر انسان کے بڑھے ہوئے ناخن یا بال اسے اس وقت تک بے چین رکھتے ہیں جب تک کہ وہ انہیں تراش نہیں لیتا۔

غرضیکہ یہ بظاہر معمولی اور کم اہم سمجھے جانے والی کیفیات / تکالیف انسان کو اس وقت تک بے چین اور دردمند بنائے رکھتی ہیں جس وقت تک کہ ان کا "شافی و کافی" تدارک نہیں ہو جاتا۔

ذرا غور فرمایئے کہ یہ کیا ہے اور کیوں ہے۔

یہ دراصل ایک مسلمہ نظام میں گڑبڑ کی نشاندہی کرتی ہیں۔

بالفاظ دیگر یہ ہمیں ایک سبق اور واضح پیغام دے رہے ہیں پیغام یہ ہے کہ ہمارے نظام میں عدم توازن پیدا ہو چکا ہے جس کا ازالہ اور تدارک فوری اور لازمی ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اپنی زندگی کے بڑے بڑے امور اور معاملات میں اسی عدم توازن کی روش کو اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ذرا رکئے اور سوچئے کہ

آیا یہ روش قابل ستائش ہے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدہ نسیم سعید

حضرت نوح علیہ السلام

پھر کیا ہوا کہ اللہ میاں ان لوگوں سے ناراض ہو گیا۔ اس نے بارش برسانی بند کر دی کھیتیاں سوکھ گئیں۔ باغ اجڑنے لگے۔ لوگ پریشان ہونے لگے۔ حضرت نوحؑ کو تو معلوم تھا کہ اللہ میاں ابھی اپنے غصے کا تھوڑا اظہار کر رہا ہے چنانچہ وہ اپنی قوم کے لوگوں کو چپکے چپکے بھی سمجھاتے کیوں کہ بعض لوگ اپنی جھوٹی عزت کی وجہ سے سب کے سامنے بات سُنی پسند نہیں کرتے۔ اس لئے تنہائی میں انہیں سمجھاتے۔ اس کے علاوہ جہاں کہیں لوگ اکٹھے ہوتے تو پھر بھی ان سے کہتے کہ تم اب بھی توبہ کر لو۔ تو خدا تعالیٰ تم کو معاف کر دے گا دیکھو وہ تم سے ناراض ہے اس لئے کافی عرصہ سے بارش نہیں ہوئی اگر تم میرے اوپر ایمان لے آؤ گے تو خدا تعالیٰ اپنی مہربانی اور فضل سے تم پر خوب برسنے والا بادل بھیجے گا تمہارے لئے دریا رواں کر دے گا۔ جس سے تمہاری کھیتیاں خوب لہلہائیں گی۔ تمہارے لئے باغات اگائے گا جس میں خوب پھل لگیں گے۔ تمہارے مال‘ اولاد اور جانوروں میں خوب برکت دے گا اس لئے تم خدا سے توبہ کر لو۔ اس سے ہی امید رکھو اس نے تمہیں ترقی دینے کی خوب صلاحیتیں دی ہیں جو ایمان لانے کے بعد اور بڑھیں گی جن سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تم ترقی کرتے چلے جاؤ گے۔

کبھی حضرت نوحؑ اپنی قوم کو بڑی محبت سے خدا کی توحید کا قائل کرتے ہوئے کہتے کہ دیکھو ہمارا خدا ایک ہے اسی نے یہ سات آسمان بغیر ستون کے پیدا کئے آسمان میں چاند سورج روشنی اور حرارت کے لئے بنائے۔ تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر تم کو مرنے کے بعد اسی مٹی میں ملائے گا۔ پھر اسی مٹی سے تم کو دوبارہ جلائے گا۔

اتنی عقل سمجھ‘ پیار محبت کی باتیں سن کر بھی یہ لوگ ضد اور بحث پر ڈٹے رہے بلکہ ان کے سرداروں نے کہا "تو ہم سے بار بار بحث کر چکا۔ اگر تو سچا ہے تو ان باتوں کو چھوڑ اور جس عذاب سے تو ہمیں ڈراتا ہے اسے ہم پر لے آ ہمیں معلوم ہے کوئی عذاب وغیرہ نہیں آئے گا۔ صرف ہمیں ڈرانے کے لئے تو نے ایک بات اپنے آپ گھڑ لی ہے حضرت نوحؑ نے کہا اگر میں نے اسے اپنے پاس سے گھڑ لیا ہے تو یہ بہت خطرناک جرم ہے کہ میں خدا کی طرف منسوب کر کے ایک بات اپنے آپ بنا لوں اگر میں ایسا کروں گا تو یہ جھوٹ ضرور مجھ پر وبال اور مصیبت بن کر پڑے گا کیونکہ جو اپنے آپ باتیں بنا بنا کر خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا جائے کہ خدا تعالیٰ نے مجھ سے یہ کہا ہے وہ کہا ہے تو اللہ میاں اس کو ضرور سزا دیتا ہے۔ وہ تو جھوٹے کی شہ رگ سے بھی قریب ہے خدا تعالیٰ اس جھوٹے کو بہت عبرت سے مار دیتا ہے پھر اپنی قوم کو مخاطب کر کے کہتے تم لوگ ذرا غور کرو کہ تمہاری قوم میں کتنے گناہ پائے جاتے ہیں کیا میں ان سب سے پاک نہیں ہوں؟ پھر کس طرح یہ ممکن ہے کہ میں اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے کی ہمت کروں اور جھوٹ کہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے نبی بنا کر تمہاری طرف بھیجا ہے میں اپنے نبی ہونے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے جانے میں سچا ہوں۔ اور چونکہ میں سچا ہوں اس لئے انکار کی وجہ سے تمہیں سخت گناہ ہو گا۔ میں تو تمہاری نافرمانیوں کی وجہ سے تم سے سخت بیزار ہوں میں نے تمہیں اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا لیکن تم نے انکار کیا میں تو پیغام پہنچانے کی اپنی ذمہ داری پوری کر چکا ہوں لیکن کافر سردار برابر تقاضا کرتے کہ تمہارا عذاب کہاں ہے عذاب لاؤ حضرت نوحؑ کہتے کہ دیکھو تم لوگ سمجھ اور عقل سے کام لو۔ عذاب کو مت بلاؤ۔ عذاب آگیا تو تم تباہ و برباد ہو جاؤ گے مجھے تو خود نہیں معلوم کہ عذاب کب آئے گا۔ اور جب آئے گا۔ تم اس کو روک نہیں سکتے۔ عذاب آگیا تو میرا ذاتی طور پر تم سے خلوص اور پیار اور یہ خیال کہ یہ میری قوم ہے کہیں عذاب سے برباد نہ ہو جائے‘ تمہیں عذاب سے نہیں بچا سکے گا اگر اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ہلاک کر دے تو وہ تمہارا رب ہے جب اس کے علم میں تمہیں ختم کرنا بہتر ہو گا۔ وہ تم پر عذاب بھیج کر تمہیں ختم کر دے گا۔ اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

کفار کے انکار‘ ہنسی مذاق اور تذلیل کے باوجود حضرت نوحؑ اپنی مشرک قوم کو برابر دن رات تبلیغ کرتے وہ جس قدر تبلیغ کرتے کافر اتنی ہی مخالفت کرتے اور حضرت نوحؑ سے دور بھاگتے۔ تکبر اور غرور سے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈالتے۔ اپنے سروں کے گرد کپڑا لپیٹ لیتے تاکہ آواز بھی نہ آئے یہ دیکھ کر حضرت نوحؑ اور بلند آواز سے تقریر شروع کر دیتے کہ اے میری قوم میں خدا تعالیٰ کی طرف سے کھلا کھلا ڈرانے والا نبی ہو کر آیا ہوں۔ تم صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اسی سے ڈرو۔ اور میرا کہنا مانو۔ وہ تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا ورنہ وہ تم کو ایک مقررہ مدت تک ڈھیل دے گا کہ شاید تم ایمان لے آؤ۔ یاد رکھو کہ کسی قوم کو عذاب دینے کے لئے جو وقت مقرر کیا جاتا ہے جب وہ آ جائے تو پھر ٹل نہیں سکتا۔ اس لئے تم سچے دل سے خدا تعالیٰ سے توبہ اور استغفار کرو تاکہ وہ تم سے عذاب ٹلا دے۔

حضرت نوحؑ کی بار بار تبلیغ کے جواب میں ان کی ضدی اور ظالم قوم کہتی غلط باتیں کرنے کی وجہ سے ہمارے بتوں نے اس پر پھٹکار ڈال کر اسے دیوانہ اور پاگل بنا دیا ہے تب ہی تو اس کی بیوی اور بیٹا بھی اس پر ایمان نہیں لائے۔ بچو! حضرت نوحؑ کی بیوی اور ایک بیٹا سخت جاہل اور ضدی تھے جو کافروں کے ساتھ مل گئے تھے۔ وہ حضرت نوحؑ کے سمجھانے اور بتانے کے باوجود ایمان لانے کے بجائے آپ پر ہنستے اور مذاق اڑاتے تھے۔

حضرت نوحؑ قوم کی ہدایت کی فکر میں سخت غمگین رہتے اور ہر وقت دعائیں کرتے کہ اے میرے رب میں نے اپنی قوم کو دن کے وقت بھی پکارا اور رات کے وقت بھی بلایا مگر میری تبلیغ کی وجہ سے وہ مجھ سے اور بھی دور بھاگنے لگے ان لوگوں نے میری نافرمانی کی اور میرے پیچھے چلنے کی جگہ شیطان کے پیچھے چل پڑے اور میرے خلاف انہوں نے بڑی بڑی تدبیریں اور سازشیں کیں اور اپنی قوم سے کہتے رہے کہ تم اپنے معبود۔ سواع۔ یغوث۔ یعوق اور نسر کو نہ چھوڑنا۔

یہ عجیب عجیب نام حضرت نوحؑ کی قوم کے بزرگوں کے تھے جب وہ بزرگ فوت ہو گئے اور قوم میں بے دینی اور جہالت پھیلی تو ان لوگوں نے اپنے بزرگوں کی یاد میں بت بنا کر ان کے یہی نام رکھ دیئے اور ان کی عبادت کرنے لگے پھر ان ہی ناموں پر مکہ اور طائف والوں نے اپنے بتوں کے نام رکھ لئے۔

حضرت نوحؑ کی قوم برابر ضد اور غرور سے ان کا انکار کرتی گئی۔ آخر خدا تعالیٰ کے حکم سے حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کے سرداروں کو مباہلہ کی دعوت دی۔ مباہلہ کے معنی ہیں کہ نبی یا اس کی جماعت کے بزرگ انکار کرنے والوں سے کہتے ہیں کہ تم بھی دعا کرو اور کوشش کرو کہ اگر ہم جھوٹے ہیں تو ہم پر عذاب آئے۔ اور اگر تم جھوٹے ہو تو برباد ہو جاؤ مباہلہ ہدایت کی طرف بلانے کا آخری طریقہ ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت نوحؑ نے اپنی قوم سے کہا! اے میری قوم اگر تمہیں میرا ہدایت کی طرف بلانا برا لگتا ہے تو تم اپنے بتوں اور شریکوں سمیت مجھ سے مقابلہ کی پوری پوری تیاری کر لو اور کسی بھی قسم کی کوئی کسر نہ چھوڑو اور مجھے تیاری کا بالکل موقع اور مہلت نہ دو پھر دیکھو خدا کس کی مدد کرتا ہے پھر فرمایا تمہیں میری دو باتیں ہی بہت بری لگتی ہیں۔ اول میرا نبی ہونا دوسرے میری تعلیم۔ تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ یہ دونوں باتیں میں نے خود نہیں بنائی ہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے ہی مجھے نبی بنا کر بھیجا اور اسی نے مجھے یہ تعلیم تمہیں سکھانے کے لئے دی۔ پھر بھی اگر تم مقابلہ کرو گے تو یہ مقابلہ مجھ سے نہیں ہو گا بلکہ خدا تعالیٰ سے ہو گا اور نہ ماننے کی وجہ سے میرا نقصان نہیں ہو گا بلکہ تمہارا ہی نقصان ہو گا میرا نقصان تو اس وقت ہوتا جب میں تم سے اپنی تعلیم کے بدلے کوئی اجر مانگتا۔ میرا اجر تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں دے سکتا اور اسی نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کے کامل فرمانبرداروں میں سے ہو جاؤں مشرکین کے سردار مقابلہ کی بات سن کر کہنے لگے۔ اے لوگو ہوشیار ہو جاؤ۔ اس سے کوئی مقابلہ نہ کرے۔ ایسی باتیں کر کے یہ تم پر حکومت کرنا چاہتا اور حضرت نوحؑ کو تنگ کرنے کے لئے بار بار کہتے کہ اپنے خدا سے کہہ وہ جلد ہمارے اوپر عذاب بھیجے حضرت نوحؑ نے خدا تعالیٰ کے آگے رو رو کر فریاد کی خدایا تو ان پر رحم کر اور ان کی اصلاح کر۔

اللہ میاں نے حضرت نوحؑ کو جواب دیا کہ جو لوگ تیرے اوپر ایمان لا چکے ہیں ان کے سوا اب تیری قوم میں سے کوئی اور شخص بالکل ایمان نہیں لائے گا۔ اس لئے جو کچھ وہ کر رہے ہیں ان کی وجہ سے تو افسوس نہ کر ادھر کافروں کی طرف سے روز روز کے طعنوں گالیوں اور عذاب کے تقاضوں سے حضرت نوحؑ تنگ آ گئے اس کے علاوہ اللہ میاں نے حضرت نوحؑ کو یہ بھی بتا دیا تھا کہ ان میں سے اور لوگ ایمان نہیں لائیں گے چنانچہ حضرت نوحؑ نے اللہ میاں سے فریاد کی "اے میرے خدا کہ مجھے میری قوم نے جھٹلا دیا" اور درد دل سے دعا کی "کہ اے میرے خدا! مجھے دشمنوں نے مغلوب کر لیا پس تو ان سے میرا بدلہ لے۔ میرے اور ان کے درمیان تو قطعی فیصلہ کر مجھے اور میرے مومن ساتھیوں کو دشمنوں کے حملوں سے بچا لے کافروں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا اور اے خدا ظالموں کو صرف ناکامی میں بڑھائیو۔" حضرت نوحؑ نے یہ دعا بھی کی کہ "اے میرے خدا زمین پر کافروں کا کوئی گھر باقی نہ چھوڑ" "اور تو ان کو اسی طرح چھوڑ دے گا تو یہ تیرے دوسرے بندوں کو بھی گمراہ کر دیں گے اور ان کے یہاں تو صرف نافرمان گناہ گار اور انکار کرنے والے بچے ہی پیدا ہوں گے۔"

> دوستوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ آپ لوگوں کے اعمال میں کسی قسم کی ملونی نہ ہو۔ اور ہر چھوٹی سی چھوٹی نیکی کو اختیار کرنے کی کوشش کریں۔ اس میں مداومت اختیار کریں اور کسی بات کے متعلق بھی آپ لوگوں کو بار بار توجہ دلانے کی ضرورت نہ ہو بلکہ ایک آواز ہی آپ کے لئے کافی ہو۔
>
> (حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد محمود ۔ ایم اے (ابلاغیات) کھیل اور کھلاڑی

آل پنجاب انٹر ڈویژن انڈر ۱۶ سوئمنگ چیمپئن شپ

ربوہ میں سوئمنگ پول کی تعمیر کے بعد یہاں کے بچوں اور نوجوانوں کو جہاں ایک صحت مند تفریح کی سہولت میسر ہو گئی ہے اس کے ساتھ ساتھ یہاں تیراکی بحیثیت کھیل کے فروغ پا رہی ہے اور خصوصاً ہمارے ہونہار اطفال تیراکی میں نمایاں مقام حاصل کرتے جا رہے ہیں۔

ربوہ کا سوئمنگ پول ایک معیاری سوئمنگ پول ہے جہاں پر ہر سطح کے مقابلے ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح۔ یہاں بیرونی کھلاڑیوں کی رہائش کا انتظام کرنا بھی مشکل نہیں ہے۔ ان سہولیات کے پیش نظر امسال آل پنجاب انڈر ۱۶ انٹر ڈویژن سوئمنگ چیمپئن شپ جو کہ پنجاب سپورٹس بورڈ کا فنکشن ہے مورخہ ۱۷ اور ۱۸ مئی ۱۹۹۴ء کو برقی قمقموں کی روشنی میں ربوہ سوئمنگ پول میں منعقد ہوا۔

چیمپئن شپ کی افتتاحی تقریب میں اسسٹنٹ کمشنر چینوٹ کی طرف سے ممبر قومی اسمبلی سردار زادہ سید ظفر عباس کو بطور مہمان خصوصی بلایا گیا افتتاح کے موقع پر ان کے علاوہ ربوہ کے حکومتی انتظامیہ کے سب افسران نے شرکت کی پنجاب سپورٹس بورڈ کی نمائندگی ڈپٹی ڈائریکٹر سپورٹس پنجاب نے کی۔ ربوہ کے معزز شہریوں کی ایک کثیر تعداد نے بھی افتتاحی تقریب میں شرکت کی۔

مقابلے نماز مغرب کے بعد شروع ہوتے تھے اور رات دس بجے کے بعد تک جاری رہتے۔ کھلاڑیوں کے لئے الگ حصہ مخصوص کر دیا گیا تھا جہاں ہر ڈویژن کی ٹیم مع اپنے مینجر کے نشست لئے ہوئے ہوتی تھی۔

افتتاحی تقریب کے مہمان خصوصی ڈپٹی ڈائریکٹر پنجاب سپورٹس تھے اس کے علاوہ اس تقریب میں فیصل آباد سے آئے بہت سے معززین نے شرکت کی جن کا تعلق سپورٹس سے ہے ان میں صدر باسکٹ بال ایسوسی ایشن، صدر سوئمنگ ایسوسی ایشن اور باسکٹ بال کے ایک انٹرنیشنل ریفری بھی شامل تھے۔ افتتاحی تقریب میں معزز مہمانوں نے ربوہ کی انتظامیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ اس قدر یہاں حسن انتظام ہے کہ یہاں پر قومی سطح کے مقابلے ہونے چاہئیں۔

کھلاڑیوں کے قیام و طعام کا بندوبست دارالاکرام ملحقہ بیوت الحمد کالونی میں کیا گیا تھا۔ پنجاب سپورٹس کے عہدے داران اور دیگر Officials کے لئے رہائش کا انتظام دارالضیافت کے جدید بلاک اور گیسٹ ہاؤس انجمن احمدیہ میں کیا گیا تھا۔ کھلاڑیوں کو سوئمنگ پول آنے لے جانے کے لئے تین گاڑیوں کا انتظام کر لیا گیا تھا۔

امسال ہونے والی چیمپئن شپ میں پنجاب بھر سے کل ۱۲۰ کھلاڑیوں نے حصہ لیا جو اپنے اپنے ڈویژن کی ٹیم میں شامل تھے۔ ہر ڈویژن کے Officials بھی ہمراہ تھے۔ ٹورنامنٹ میں لاہور ڈویژن نے پہلی اور فیصل آباد ڈویژن نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔

فیصل آباد ڈویژن کی ۱۴ رکنی ٹیم میں سے ۸ کھلاڑیوں کا تعلق ربوہ سے تھا۔ ان آٹھ کھلاڑیوں نے فیصل آباد کی طرف سے اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور اس بناء پر ان میں سے ۴ کھلاڑیوں کو قومی مقابلوں کے لئے پنجاب کیمپ میں شامل کر لیا گیا اور چار میں سے ۲ کھلاڑی منور لقمان (کوارٹر تحریک جدید) اور عدیل ظفر (دارالرحمت غربی) پنجاب کی ٹیم کے لئے منتخب ہوئے۔ اور انہوں نے پشاور میں منعقدہ قومی چیمپئن شپ میں پنجاب کی نمائندگی کی ہے۔

اس ٹورنامنٹ میں ۷ مختلف مقابلے (Events) ہوئے جن میں فری سٹائل ۵۰ میٹر، ۲۰۰ میٹر، ۴۰۰ میٹر۔ بریسٹ سٹروک ۱۰۰ میٹر، ۲۰۰ میٹر، بیک سٹروک ۱۰۰ میٹر، ۲۰۰ میٹر۔ بٹر فلائی سٹروک ۵۰ میٹر، ۱۰۰ میٹر، انفرادی میڈلے ۲۰۰ میٹر، فری سٹائل ریلے ۴ x ۱۰۰ میٹر۔ میڈلے ریلے ۴ x ۱۰۰ میٹر۔

ان مقابلوں میں مجموعی طور پر لاہور ڈویژن نے پہلی اور فیصل آباد ڈویژن نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ اختتامی تقریب میں کھلاڑیوں اور انتظامیہ میں انعامات تقسیم کئے گئے اور یوں یہ کامیاب ٹورنامنٹ اپنے اختتام کو پہنچا۔ جو نہ صرف کھلاڑیوں کے لئے حوصلہ افزائی کا موجب بنا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ شائقین کی دلچسپی کا سامان بھی پیدا کر گیا۔

(بچ) کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوء ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ (بخشش مانگے) اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تا کہ اس معصیت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے۔ اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہئے یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تنقید / کرپشن

بشریٰ اسلم (اسلام آباد) ڈان کے ۲۱ جون ۱۹۹۴ء کے شمارے میں کہتی ہیں کہ ہر روز اخبارات میں ایک دوسرے کے متعلق تنقیدی بیانات چھپتے ہیں چاہے وہ ہماری محترمہ وزیر اعظم سے تعلق رکھتے ہوں یا معزز حزب اختلاف کے لیڈر۔ صرف یہی بات نہیں بلکہ اگر آپ کسی سرکاری افسر سے بات کریں یا ایک عام آدمی سے بھی تو آپ دیکھیں گے کہ وہ مرد ہوں یا عورت دوسروں پر تنقید کرتے ہیں۔ اپنے ساتھیوں پر، اپنے ماتحتوں پر، اپنے بالا افسروں پر، اپنے رشتہ داروں پر یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ تنقید کرنا زیادہ آسان ہے بہ نسبت اس کے کہ انسان خود صحیح راستے پر چل رہا ہو۔ اور ہم پاکستانی اس بات سے محبت کرتے ہیں کہ ایسی آسان باتوں میں اپنے آپ کو مصروف رکھیں۔ مگر دوسروں کو بددیانت کہتے ہیں تو ہم اپنے آپ کو یکسر بھول جاتے ہیں۔ میرا خیال یہ ہے کہ ہم سب کو اور میں اپنے آپ کو اس میں شامل کرتی ہوں، جاننا چاہئے کہ ہم کرپٹ ہیں۔ کیونکہ ہمارے خون کے خلیئے کرپشن سے بھرپور ہیں۔ جہاں تک کرپٹ کے لفظ کا تعلق ہے۔ اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ بددیانتی اور غلط باتوں کا استعمال اس لفظ کا مفہوم ہے۔ اسی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ کوئی شخص اپنی پوزیشن کو غلط طریق پر استعمال کرے۔ کیا کوئی شخص ایسا بھی ہے جو یہ دعویٰ کرے کہ وہ اپنی بددیانتی اور اپنی غلط روی کو کام میں نہ لا رہا ہو۔ چاہے وہ مرد ہو یا عورت غالباً ایسا نہیں ہے۔

اسی اسلامک ری پبلک میں ہر شخص ایسی باتوں میں جنہیں کرپشن کہا جا سکتا ہے۔ ایک یا دوسرے کسی نہ کسی طریق سے ملوث ہے۔ چاہے اپنے سرکاری ٹیلیفون کو غلط طور پر استعمال کرنا یا سرکاری گاڑیوں کو یا انٹرٹین منٹ کے لئے جو الاؤنس ملتا ہے اس کو یا اوور ٹائم کی جو آسانی مہیا کی گئی ہے اسے یا طبی سہولت کو یا سٹیشنری میں جو ہمیں کسی رنگ میں بھی روپیہ ملتا ہے کیا ان ساری باتوں میں ہم کرپٹ نہیں ہیں۔ کیا اپنی پوزیشن کو اپنے کسی بچے یا بچی کے داخلے کے لئے استعمال کرنا۔ لائسنس کا حاصل کرنا اور کتوں کے تحائف وصول کرنا کرپشن نہیں کہلاتا۔ کیا آپ کسی ڈاکٹر کے متعصب فیصلے کو کرپشن نہیں کہیں گے۔ کیا اپنے افسر کو خوش کرنے کے لئے تاکہ آپ کو ترقی مل سکے اور آپ دوسروں سے بلاوجہ آگے نکل جائیں یا ایسے لوگوں سے آگے نکل جائیں جو آپ سے زیادہ محنت سے کام کرتے ہیں لیکن ان کی ترقی نہیں ہو رہی۔ کیونکہ وہ دوسروں کو یا اپنے افسروں کو خوش کرنے کی اہلیت سے محروم ہیں۔ میں سمجھتی ہوں یہ ساری باتیں کرپشن میں آتی ہیں۔ جب کوئی شخص پہلی دفعہ ایسا کرتا ہے تو اسے ہچکچاہٹ محسوس ہوتی ہے اور پھر وہ اس لائن میں چل نکلتا ہے اور اسے اس بات پر قطعاً افسوس نہیں ہوتا۔

ہمارے ملک میں یہ سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ یہ ام المسائل ہے اور حالات بدلنے کے کوئی مواقع پیدا نہیں ہوتے۔ کہا جا سکتا ہے کہ قریب کے مستقبل میں حالات بالکل ایسے ہی رہیں گے۔ اور ہمارا معاشرہ اسی طرح بیمار رہے گا۔ لیکن بات یہ ہے کہ ہم اس طرز عمل سے چھٹکارا پا سکتے ہیں۔ ہمارے آباء و اجداد نے قربانیاں دیں۔ ان کا پھل ہمیں مل سکتا ہے قائد کا خواب ایک حقیقت بن سکتا ہے ہماری آئندہ نسلیں دیانت داری اور صبر کی علامت بن سکتی ہیں۔ جو کچھ ہمیں کرنا چاہئے وہ یہ ہے اپنے خون کے خلیوں میں سے کرپشن کو صاف کر دیا جائے اور اسے نکال باہر پھینکا جائے۔ ہمیں قومی ضمیر پیدا کرنا ہے قومی ضمیر کو فروغ دینا ہے۔ اور مجھے اس بات کا یقین ہے کہ ایسا کرنے سے ہمارا ملک ایک ترقی یافتہ قابل رشک اسلامک ری پبلک بن جائے گا۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ تکلیف کے بغیر کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ ہر شخص کو تھوڑی بہت دیانت داری کی تکلیف برداشت کرنا ہو گی تا کہ ہم ایک صحت مند قوم کا فائدہ اٹھا سکیں۔

بقیہ صفحہ ۴

زبان میں اس کے شواہد بھی پیش کئے گئے ہیں نیز بڑے واضح لفظوں میں یہ تذکرہ بھی ہے کہ افریقہ میں روز بروز عیسائیت کا اثر و تاثر کیوں کم ہوتا جا رہا ہے!"

(ہفت روزہ لاہور ۱۸۔ جون ۹۴ء ص ۴ و ۵)

ذکر کثیر کرنے والا کامیاب ہوتا ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

عام طور پر جب ذکر الٰہی کرنے والا ذکر کرتا ہے تو اسے پتہ نہیں لگتا کہ میرا ذکر صحیح تھا یا نہیں بلکہ بعض اوقات تو انسان یہ بھی نہیں سمجھتا کہ میں غلطی کر رہا ہوں وہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں حالانکہ وہ نماز نہیں پڑھ رہا ہوتا وہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ میں بڑا ذکر کر رہا ہوں حالانکہ وہ ذکر نہیں کر رہا ہوتا۔ اس آیت (انفال ع ۶) میں اللہ تعالیٰ نے ایک گر بتایا ہے جس سے پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ انسان سچا ذکر کر رہا ہے یا نہیں۔ فرماتا ہے سچے ذکر کی علامت یہ ہے کہ (-) تم جب بھی ذکر کثیر کرو گے اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ (از خطبہ ۱۱۔ اپریل ۱۹۵۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سلامتی کونسل کی مستقل نشست پر غریب ملکوں کا حق

جنوب کے کم ترقی یافتہ ممالک اس بات پر زیادہ اصرار کر رہے ہیں کہ اگر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی مستقل سیٹوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے تو اس پر جنوب کے ترقی پذیر ممالک کے کسی ملک کا زیادہ حق ہے۔ یہ بات جرمنی کے سابق صدر مسٹر رچرڈ وان وائیزیکر نے بتائی ہے۔

گزشتہ چند سالوں سے جرمنی اس کوشش میں ہے کہ اسے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی مستقل رکنیت دی جائے۔ جرمنی کے دونوں حصوں کے متحد ہو جانے کے بعد اپنی مضبوط عالمی اقتصادی پوزیشن کی وجہ سے جرمنی خود کو اس سیٹ کا حقدار قرار دیتا ہے۔

سلامتی کونسل کے اس وقت پانچ مستقل ممبر امریکہ برطانیہ فرانس روس اور چین ہیں اس کے علاوہ دس غیر مستقل ممبر ہیں۔ ان مستقل ممبران کو ویٹو کا اختیار بھی حاصل ہے۔ یہ بھی تجویز کیا جا رہا ہے کہ سلامتی کونسل کے غیر مستقل ممبروں کی تعداد ۱۰ سے بڑھا کر ۲۵ کر دی جائے۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر بطروس غالی نے اقوام متحدہ کے مستقبل کے ڈھانچہ کے تعین کے لئے ایک کمیٹی قائم کی ہے جو جلد اپنا کام شروع کر دے گی۔

جرمنی کے سابق صدر نے کہا کہ جب سلامتی کونسل کی تشکیل نو کا سوال زیر بحث آئے گا تو جنوب کے ممالک کی بات پر بھی غور کرنا پڑے گا۔ اقوام متحدہ کے رکن ممالک کی بڑی تعداد جنوب ہی سے تعلق رکھتی ہے۔

واضح رہے کہ عالمی اصطلاحات میں شمال سے مراد امریکہ اور یورپ کے امیر اور ترقی یافتہ ممالک ہیں اور جنوب سے مراد افریقہ اور ایشیا کے غریب اور ترقی پذیر ممالک ہیں دنیا کے نقشے میں دیکھیں تو اوپر کی طرف یعنی شمال کی طرف یہ امیر ممالک واقع ہیں جبکہ نقشے کے نصف نچلے حصے میں یعنی جنوب میں افریقہ اور ایشیا کے ترقی پذیر ممالک ہیں۔

جرمنی کے سابق صدر نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ سلامتی کونسل کی مستقل سیٹ کے لئے جرمنی کا نام اسی وقت زیر غور آئے گا جب یہ طے کیا جائے کہ کیا جرمنی کی فوج اقوام متحدہ کے امن مشنوں کے پروگرام [illegible] برائے ممالک غیر میں حصہ [illegible] ہے یا نہیں۔ اس [illegible] سلسلے میں جرمنی کا آئین رکاوٹ بنا ہوا ہے۔ تاہم چانسلر ہلمٹ کوہل نے صومالیہ اور سابق یوگوسلاویہ میں اپنی فوج بھیج کر اس تاثر کو پیدا کرنے کی کوشش کی ہے کہ جرمنی ایک عالمی قوت ہے۔ لیکن جرمنی کی اپوزیشن اس بات سے خوش نہیں ہے۔ اپوزیشن سوشل ڈیمو کریٹک پارٹی نے جرمنی کی آئینی عدالت سے فیصلہ مانگا ہے۔ اس کے خیال میں جرمنی کی حکومت کی طرف سے بیرونی ممالک میں فوجی مشنوں کا بھیجا جانا جرمنی کے دفاع کے ذیل میں نہیں آتا اس لئے ایسے فوجیوں کا بیرون ملک بھیجا جانا جرمنی کے غیر فوجی آئین کے مطابق ناجائز ہے۔

چرنوبل پلانٹ

کہتے ہیں زندہ ہاتھی لاکھ کا اور مرا ہو سوا لاکھ کا یہ کہاوت آج کل چرنوبل کے ایٹمی پلانٹ پر صادق آتی ہے چند سال قبل اس میں ایٹمی دنیا کا سب سے بڑا حادثہ رونما ہوا۔ اب اس پلانٹ کو بند کرنا اور ختم کرنا کروڑوں ڈالر کے اخراجات مانگتا ہے۔ حال ہی میں یورپی ملکوں کی سربراہی کانفرنس میں یہ طے کیا گیا ہے کہ یورپ یونین ۴۱۶ ملین ڈالر اس پلانٹ کو بند کرنے بلکہ ختم کرنے کے لئے دے گی۔

فرانس کے صدر مسٹر متراں نے یہ اعلان کرتے ہوئے کہا کہ یہ رقم ناکافی ہے اور یورپین یونین اگلے ماہ نیپلز (اٹلی) میں جی سیون گروپ کے ممالک سے مزید مالی امداد حاصل کرنے کی کوشش کرے گی۔ فرانسیسی صدر نے کہا کہ یہ ری ایکٹر بہت اہم مقام پر ہے۔ اور چرنوبل کے بارے میں جو کارروائی کی جا رہی ہے وہ ایٹمی توانائی کے مسئلے پر عمومی اصلاحات کے پروگرام کا ایک حصہ ہے۔ چرنوبل کا ری ایکٹر اس وقت سابق سوویت روس کی آزاد ریاست یوکرین میں واقع ہے۔

یورپین یونین کی سربراہی ملاقات سے قبل فرانس اور جرمنی نے اپنے یورپین ساتھیوں کو ایک مشترکہ خط بھیجا تھا جس میں اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ چرنوبل کے ایٹمی پلانٹ کو بند کرنے کے بارے میں حتمی کارروائی جلد از جلد کی جائے۔

یاد رہے کہ اس پلانٹ سے نکلنے والے تابکاری اثرات نے سارے یورپ کو متاثر کیا تھا۔ اور یورپی ممالک میں اس حادثے سے بڑا خوف و ہراس پھیل گیا تھا۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم عبد الماجد صاحب ابن مکرم لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر محمد عبد الخالق صاحب اسلام آباد کا نکاح ہمراہ محترمہ بشریٰ صائمہ ملک صاحبہ بنت مکرم ملک محمد صدیق صاحب آف واہ کینٹ بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب نے ۹۴-۵-۲۷ کو بیت الحمد واہ کینٹ میں پڑھا۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ملک مبارک احمد صاحب نارتھ کراچی عمر تقریباً ۳۶ سال اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث مورخہ ۲۷۔ جون ۹۴ء کو وفات پا گئے۔ آپ مکرم ملک محمد اسماعیل صاحب رہوالی کے بیٹے اور ملک فضل حق خانصاحب کراچی کے داماد تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم ملک شاہجہان صاحب بابت ترکہ مکرم ملک سلطان احمد صاحب)

مکرم ملک شاہجہان صاحب بمقام کھوکھر غربی تحصیل و ضلع گجرات نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم ملک سلطان احمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ اس لئے قطعہ نمبر ۱/۷ ۳ دار الفضل ربوہ میں سے موصوف کا حصہ ایک کنال میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو بھی اس سے اتفاق ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ بیگم بی بی صاحبہ (بیوہ)
۲۔ محترمہ برکت بی بی صاحبہ (بیٹی)
۳۔ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
۴۔ محترمہ صفیہ سلطانہ صاحبہ (بیٹی)
۵۔ مکرم مسعود احمد صاحب (بیٹا)
۶۔ مکرم منیر احمد صاحب (بیٹا)
۷۔ مکرم ملک شاہجہان صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔ (ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

ولادت

○ مکرم احسان احمد قمر صاحب صادق آباد۔ راولپنڈی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۹۴-۴-۱۶ کو بیٹی عطا کی ہے۔ بیٹی کا نام "ملیحہ قمر" تجویز ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔

بقیہ صفحہ ۱

اس لئے ہے کہ (پینے) کا حکم ہے۔ بیوی سے معاشرت اس لئے نہ کرے کہ طبعی تقاضا ہے۔ بلکہ اس لئے کہ (ان کے ساتھ حسن سلوک) کا حکم ہے۔ اور اس لئے کہ (جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے مقدر کر رکھا اس کو چاہو) کا ارشاد ہے۔ اس سے نیکی کے کاموں میں پہلا جزو پیدا ہو گا۔ جس کو اخلاص کہتے ہیں پھر ان سارے کاموں میں صواب ہو اور یہ تب حاصل ہوتا ہے کہ ساری رضا مندیاں آنحضرت ﷺ کے اتباع اور حکم کے نیچے ہوں۔

(از خطبہ ۱۳۔ ستمبر ۱۹۰۲ء)

ہومیو پیتھک کتب و ادویات

دنیا بھر میں کہیں بھی درکار ہوں تو ہم ڈاک خرچ کے ساتھ آپ کو بھجوا سکتے ہیں۔ مثلاً

• جرمن و پاکستانی پوٹنسیاں • جرمن و پاکستانی بائیو کیمک • جرمن و پاکستانی مدر ٹنکچرز • جرمن پیٹنٹ ادویات • ہر قسم کی ٹکیاں و گولیاں • خالی کیپسولز • شوگر آف ملک • خالی شیشیاں و ڈراپرز •

• اردو ہومیو کتب میں خصوصاً ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی ابتدائی چار کتب کا سیٹ ۱۵% خصوصی رعایت کے ساتھ۔ یہ سیٹ مبتدیوں کیلئے عام فہم اور آسان ہے اور پرانے ہومیو پیتھس کیلئے جامع اور فکر انگیز ہے۔

• ڈاکٹر محمد مسعود قریشی صاحب کی بائیو کیمسٹری اور تحقیق اللادویہ ڈاکٹر کینٹ کی ہومیو پیتھک فلسفہ اسی طرح انگلش میں ڈاکٹر کلارک کی THE PRESCRIBER اور ڈاکٹر بورک کی METERIA MEDICA WITH REPERTORY وغیرہ

کیور ہومیو میڈیکس (ڈاکٹر ربوہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ فون: 524-771 / 211283 فیکس: 212299

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 3- جولائی-1994ء
گرمی کی شدت میں کمی ہے
درجہ حرارت کم از کم 36 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 40 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق مسئلہ کشمیر حل ہونے تک عالمی ضمیر جگاتا رہے گا۔ دنیا کشمیر سے اٹھنے والی دردناک چیخوں کو سنے۔ کشمیر' بوسنیا' یمن' اور روانڈا کے واقعات پر خاموشی افسوسناک ہے انہوں نے کہا کہ جمہوریت جرمنی' انگلینڈ اور آئرلینڈ کے لئے اچھی چیز ہے تو کشمیری عوام کے لئے کیوں نہیں۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے صدر میاں نواز شریف نے ڈیرہ غازی خان میں مسلم لیگی رہنماؤں اور کارکنوں کے خلاف مقدمات قائم کی کرنے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ وہ وقت آنے پر انتقامی کارروائیوں میں ملوث تمام افسروں سے حساب لیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت صدر کو بچانے کے لئے انسانی حقوق کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہی ہے۔ ڈیرہ غازی خان میں ظلم کی انتہا کر دی گئی ہے۔ ہم اسے لغاری سٹیٹ نہیں بننے دیں گے۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ملک سے بیروزگاری اور افراط زر کا خاتمہ ہماری اولین ترجیح ہے۔ یہ بات انہوں نے ڈبلن میں پاکستانیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے بتایا کہ سابقہ حکومت نے تین سال میں جتنا قرضہ لیا وہ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۹۰ء تک لئے گئے قرضوں کے برابر ہے۔ گزشتہ سال سابقہ حکومت نے بینکوں سے ۶۰۔ ارب روپے کا قرضہ لیا جسے موجودہ حکومت نے کم کر کے ۵۰۔ ارب کر لیا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ہماری حکومت ہر سال ۶ ہزار دیہات کو بجلی فراہم کرے گی۔ ہنگامی بنیاد پر بجلی کی پیداوار میں اضافہ کا منصوبہ ترتیب دے دیا گیا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف پر اور مقدمے بنیں گے۔ اگر انہوں نے تحریک چلانے کی کوشش کی تو کچل دیا جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ امن وامان کا معمولی سا مسئلہ بھی پیدا ہوا تو نتیجہ بھگتنا پڑے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ نواز شریف ملکی سلامتی کے لئے جلسے کریں میں بھی شریک ہوں گا۔

○ بھارتی فوج نے اس پاکستانی ہیلی کاپٹر پر فائرنگ کر دی جس میں ترکی کے پارلیمانی وفد کے ارکان' نوابزادہ نصراللہ' غلام مصطفیٰ جتوئی اور ڈاکٹر شفقت محمود سوار تھے۔ تاہم پائلٹ نے مہارت کا مظاہرہ کرتے ہیلی کاپٹر مظفر آباد کی بجائے چکوٹھی بازار کے قریب اتار لیا۔

○ لاہور میں بند روڈ کے قریب دریائے راوی میں سیلاب کی وجہ سے ۴ نواحی گاؤں پانی کی زد میں آ گئے امدادی کاموں کے لئے فوج طلب کر لی گئی ہے۔ ایک ہزار کے قریب لوگ پانی پھنسے ہوئے ہیں۔

○ جمعیت علمائے اسلام کے سیکرٹری جنرل اور پارلیمنٹ کی امور خارجہ کی کمیٹی کے چیئرمین مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ موجودہ سسٹم ناکام ہوا تو پھر نہ الیکشن ہوں گے نہ اسمبلیاں بنیں گی۔ امریکی امداد کے بغیر ہماری کوئی حیثیت نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم حکومت کے ساتھ نہیں ہیں نہ اس کے وکیل۔ ہم تو اسمبلی کی کارکردگی پر خود شرمندہ ہیں۔

○ سینیٹر مخدوم خلیق الزمان نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت عوامی مسائل حل کرنے کی اہل نہیں موجودہ بجٹ بدترین ہے۔ اس کے باعث تمام ملک شدید مہنگائی کی لپیٹ میں آگیا ہے۔

○ وفاقی سطح پر اس بات پر سنجیدگی سے غور کیا جا رہا ہے کہ ہفتہ میں دو تعطیلات کا فیصلہ واپس لیا جائے۔ صنعتی اور تجارتی حلقوں کی جانب سے صرف اتوار کی چھٹی کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔

○ بلوچستان اسمبلی نے مخلوط طریقہ انتخاب کی حمایت کی ہے۔ اسمبلی نے ایک قرارداد کثرت رائے سے منظور کر لی ہے۔ جس میں حکومت سے سفارش کی گئی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ ۱۹۸۵ء سے جاری شدہ جداگانہ طریق انتخاب کو ختم کیا جائے۔ جداگانہ طریقہ انتخاب سے اقلیتی رائے دہندگان کی حیثیت دوسرے درجہ کے شہری کی ہو گئی ہے اور یہ بنیادی حقوق اور اقوام متحدہ کے چارٹر کی بھی نفی ہے۔

○ مولانا حق نواز بلوچ نے کہا ہے کہ سپاہ صحابہ امن معاہدہ کی پابند نہیں۔

پتہ